دار الافتاء والقضاء

الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 30074 — نام عادل خان — مطلوب عمومی

تاریخ 1/26/2017 — پتہ

رابطہ نمبر — موضوع سودی رقم

ای میل — کاتب محمد ہاشم

اسلام علیکم مفتی صاحب میرا مسلہ یہ ہے کہ میرے والد کی وفات ہو چکی ہے ان کا بینک اکاؤنٹ سیونگ ہے جس میں سودی پیسہ بھی موجود ہے اب ترکہ میں وہ پیسہ ہم اولاد پر آگیا ہے پوچھنا یہ ہے کہ جو سود کا پیسہ ہے اس کا کیا جائے. کیا اس کو اپنے غریب رشتے داروں کو دے سکتے ہیں جیسے کے خالہ کو یا کزن کو یا پھر کسی مدرسہ میں یا کسی مسجد میں دینا کیسا ہو گا. شکریہ

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں والد مرحوم کے مذکورہ اکاؤنٹ میں جمع شدہ تمام رقم کو ورثاء خود بھی شرعاً استعمال کر سکتے ہیں، تاہم اگر ورثاء سودی رقم کا حساب لگا کر اس کے برابر رقم نکال کر مستحق رشتہ داروں میں تقسیم کر دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

وفی الشامیة: (قوله إلا فی حق الوارث الخ) أی فإنه إذا علم أن كسب مورثه حرام يحل له، لكن إذا علم المالك بعينه فلا شك فی حرمته ووجوب رده عليه، وهذا معنى قيده فی الظهيرية الخ وفی منية المفتی: مات رجل ويعلم الوارث أن أباه كان يكسب من حيث لا يحل ولكن لا يعلم الطالب بعينه ليرد عليه حل له الإرث والأفضل أن يتورع ويتصدق بنية خصماء أبيه اهـ وكذا لا يحل إذا علم عين الغصب مثلا فإن لم يعلم مالكه، لما فی البزازية أخذ مورثه رشوة أو ظلما، إن علم ذلك بعينه لا يحل له أخذه وإلا فله أخذه حكما أما فی الديانة فيتصدق بنية إرضاء الخصماء اهـ۔

واللہ أعلم بالصواب

كتبہ: محمد ہاشم عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

۱۴۳۸/۶/۹ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۴۳۸/۶/...

نائب رئیس

دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء

۳۰۰۷۴

۱۴۳۸/۶/۹